

## Fatima Alam Ali

Fatima Alam Ali (1923-2020) was an Urdu-language writer and literary personality in the Deccan. The daughter of Progressive writer and journalist Qazi Adbul Ghaffar, she was raised in an illustrious literary circle at the peak of British colonialism in India. She began writing as a schoolgirl in Lucknow and sharpened her pen at Women's College, Osmania University, Hyderabad in the 1940s, following which she published in newspapers, magazines, and books, and read in gatherings and on All India Radio. In 1949, she married Alam Ali, with whom she had a daughter, Asma Burney.

Ali's was a significant voice in non-fiction from the Deccan, notably in the genres of *khaaka* (pen-portraiture) and *tanzo-mizah* (satire and humour). The definitive collection of these, titled *Yaadash Bakhair*, was published in 1989, including reflective essays and pen-portraits of her father, his peers, her girlhood friend, her female mentors, and her memories of them. Much of her other writing is in college notes, recipes, personal reflections, scholarly research, literary drafts, and accounting books that paint a more unassuming and domestic picture of life in 20<sup>th</sup> century Hyderabad for lettered middle-class women like her.

فاطمہ عالم علی (1923-2020) دکن کی ایک اردو زبان کی مصنفہ اور ادبی شخصیت تھیں۔ وہ ترقی پسند مصنف اور صحافی قاضی عبدالغفار کی بیٹی تھیں، اور اسی لیے برطانوی نوآبادیات کے عروج پر اردو کی ایک ممتاز ادبی برادری میں پرورش پائی۔ انہوں نے لکھنؤ میں رہتے ہوئے اسکول میں لکھنا شروع کیا اور 1940 کی دہائی میں عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد میں "ومنس کالج" میں پڑھتے ہوئے لکھنا جاری رکھا۔ انہوں نے اپنا کام اخبارات، رسائل اور کتابوں میں شائع کیا اور اسے محفلوں اور آل انڈیا ریڈیو پر پڑھا۔ 1949 میں، انہوں نے عالم علی سے شادی کی، جن سے ان کی ایک بیٹی عاصمہ برنی تھی۔

فاطمہ عالم علی کی آواز دکن کی غیر افسانوی تحریروں میں خاص طور پر خاکہ اور طنزومزاح کی اصناف میں ایک اہم آواز ہے۔ ان تحریروں کا ایک مجموعہ "یادش بخیر" کے نام سے 1989 میں شائع ہوا، جس میں عکاس مضامین، ان کے والد اور ان کے ساتھیوں، ان کے بچپن کے دوست، ان کے سرپرستوں اور ان کے بارے میں ان کی یادیں شامل ہیں۔ ان کی زیادہ تر تحریریں کالج کے نوٹس، ترکیبیں، ذاتی عکاسی، علمی تحقیق، ادبی مسودات، اور حساب کتاب کی کتابوں میں ہیں جو 20ویں صدی کے حیدرآباد میں ان جیسی متوسط طبقے کی خواتین کے لیے زندگی کی ایک زیادہ غیر معمولی اور گھریلو تصویر پیش کرتی ہیں۔